Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
PH: 0092 4524 213029
جمعرات 14- ستمبر 2000ء-15 جمادی الثانی 1421 ہجری-14 تبوک 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 209

صحابہؓ کا شوق نماز

حضرت معاذ بن عبداللہ بن حبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سخت اندھیری اور بارش والی رات میں نکلے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ نماز کے بعد آپ نے مجھے فرمایا کہ قرآن کی آخری تین سورتیں صبح و شام 3،3 مرتبہ پڑھا کرو یہ ہر معاملہ میں تیری کفایت کریں گی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

جلسہ سالانہ جرمنی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب: 27-اگست 2000ء

رات کو جب مجھے جاگ آتی حضرت مسیح موعود نماز پڑھ رہے ہوتے

حضرت مسیح موعود خود بہت کم کھاتے ذرہ ذرہ منہ میں ڈالتے رہتے تھے

دروازہ کھٹکھٹانے پر خود کھولتے یا کسی خادم سے کہتے دروازہ کھول دو ثواب ہوگا

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط نمبر 6)

حضرت فضل الٰہی صاحب

پوسٹ مین

آپ فرماتے ہیں میں 1893ء میں گھروٹہ میں چٹھی رساں تھا۔ ان دنوں حضور کے اشتہارات پڑھنے کا موقع ملا۔ میرا میلان طبع عیسائیت کی طرف تھا۔ اس لئے مجھے حضور کے دعویٰ مسیح موعود میں گہری دلچسپی تھی۔ میں ان دنوں دعا کیا کرتا تھا کہ خدایا اگر یہ شخص دعویٰ میں سچا ہے تو مجھے قبولیت کی توفیق دے۔ اور عیسائیت کے دام سے بچالے۔ ورنہ عیسائی ہونے کی توفیق دے۔ گھروٹہ سے ایک میل کے فاصلے پر موضع جنڈی شریف میں ایک مولوی فتح محمد صاحب بڑے باخدا بزرگ تھے۔ ایک دن میں ان کی خدمت میں گیا اور حضرت صاحب کے دعویٰ مسیح موعود کا ذکر کر کے ان کا خیال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحبان حضرت صاحب کے خلاف کفر کے فتوے پر دستخط کرانے میرے پاس آئے۔ مگر میں نے دستخط نہ کئے۔ میں نے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ان کے قدموں میں پہنچادے۔ وہ کہنے لگے کہ اگر تمہاری نیت ہے تو تم پہنچ جاؤ گے۔ خدا کی شان اسی سال میرا تبادلہ قادیان ہو گیا۔

قادیان میں ڈاک کا انتظام

قادیان میں ڈاک کے انتظام کے بارے میں آپ نے بیان فرمایا کہ قادیان میں اس وقت ڈاک خانہ نہ تھا۔ پرائمری سکول کے مدرس پنڈت سوبھراج مشہور آریہ سماجی برانچ پوسٹ ماسٹر تھے جن کو چار روپے الاؤنس ملا کرتا تھا۔ ان دنوں حضرت صاحب کی ڈاک حافظ غلام محی الدین صاحب لیجایا کرتے تھے۔ تین دن کے بعد پارسل تقسیم کرنے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں جانے کا شرف حاصل ہوا۔ میں قادیان آنے سے پہلے ہی ایک روز رات کو بذریعہ خواب حضرت صاحب کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا۔ چنانچہ پہلے ہی دن خواب اور سارا ماجرا سنا کر درخواست کی کہ میری بیعت لی جاوے۔ اس وقت میرے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے انہوں نے بھی بیعت کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے میری بیعت تو قبول فرمالی اور دوسرے دونوں کو کہا کہ چند دن صبر کریں۔ وہ چند دن بعد ہی سخت مخالف ہو گئے۔

ایک دن دوران گفتگو حضرت خلیفہ اول اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا فضل الٰہی بہت کام کا آدمی ہے۔ یہ ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے چنانچہ جب بھی کوئی میرے خلاف شکایت کرتا تو حضرت صاحب وقعت نہ دیتے۔ اور فرماتے میں اس کے اخلاص سے بخوبی واقف ہوں۔ خدا تعالیٰ کی خاص مہربانی اور فضل ہے کہ مجھ ایسے ناکارہ کو خدا نے مخصوص رنگ میں خدمت کی توفیق دی۔ جس کی حضور خاص قدر دانی فرماتے تھے۔ اس کا علم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بخوبی ہے۔ جب میں ڈاک لے کر حضور کی خدمت میں جاتا تو اکثر آئے ہوئے مہمان اپنی درخواستیں لکھ کر مجھے دے دیتے جو میں پیش کر دیتا۔ حضرت صاحب مسکرا کر رکھ لیتے تھے۔ حضور فرماتے فضل الٰہی کوئی تازہ خبر ہے تو سناؤ۔ میں جو معلوم ہوتی سنا دیتا۔

ایک دلچسپ واقعہ

کرم دین جہلمی کے مقدمے کے دوران مولوی ثناء اللہ صاحب بھی گورداسپور آئے۔ وہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب سے باتیں کر رہے تھے۔ میں اس وقت ہندوانہ وضع میں تھا۔ میں نے مولوی صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا مہاشہ جی نمستے! آپ قادیان سماج کے ممبر ہیں نا! قادیان سماج میں آپ کو دیکھا تھا۔ ایک دفعہ مولوی صاحب قادیان سماج کے مندر میں ٹھہرے تھے۔ مولوی صاحب میری اس حرکت پر پریشان ہو گئے۔ وہ پوچھنے لگے کہ یہ کون ہے؟ شاہ صاحب نے کہا آپ کا کوئی واقف ہو گا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس مذاق کا ذکر حضرت صاحب اور حضرت خلیفہ اول سے فرمایا حضرت صاحب ہنسے اور فرمایا۔ فضل الٰہی تم کو ایسی ہی باتیں سوجھتی ہیں۔

مرزا نظام دین صاحب پر شفقت

آپ بیان کرتے ہیں کہ میں مرزا نظام دین کے دیوان خانے میں 15 برس رہا۔ کئی دفعہ لوگوں نے میری شکایت کی کہ یہ مخالفوں کے پاس رہتا ہے اور ان سے میل ملاپ رکھتا ہے۔ حضرت

مسلسل صفحہ 2 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ڈیجیٹل نشریات

آج کل ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی Analogue نشریات ایشیا کے لئے Intel Sat703 57 degrees East پر آ رہی ہیں۔ اس سیٹلائٹ کے ساتھ ایم ٹی اے کا معاہدہ نومبر 2001ء تک ہے۔ جس کے ختم ہونے میں ابھی ایک سال سے زائد عرصہ باقی ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل ایشیا کے لئے اپنی ڈیجیٹل نشریات عنقریب شروع کر رہا ہے۔ تاہم ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی جو Analogue نشریات اس وقت پاکستان میں موصول ہو رہی ہیں یہ نئے نظام کے ساتھ ساتھ متوازی طور پر دسمبر 2001ء تک جاری رہیں گی اس لئے Analogue دیکھنے والے احباب جماعت کے لئے فوری طور پر پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔ جو دوست اب پہلی مرتبہ ڈش لگوا رہے ہوں تو انہیں ڈیجیٹل سسٹم ہی لگوانا چاہئے تاکہ بعد میں دوبارہ خرچ نہ کرنا پڑے۔

نئے نظام میں ایم ٹی اے سے استفادہ کرنے والوں کو صرف ڈیجیٹل ریسیور لینا پڑے گا۔ ڈیجیٹل نشریات آٹھ فٹ کی جالی کی ڈش اور C بینڈ کی موجودہ ایل این بی کے ساتھ بالکل صاف دیکھی جاسکیں گی۔ اس لئے جو احباب نئے سسٹم سے استفادہ کرنا چاہیں گے انہیں صرف ایک ڈیجیٹل ریسور خریدنا پڑے گا۔ جبکہ موجودہ ڈشیں اور LNB کام آجائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ دو تین ماہ انتظار کرلیں جنوری 2001ء تک انشاء العزیز ڈیجیٹل ریسیور کی قیمتوں میں کمی کی توقع ہے۔

(شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب نے فرمایا دھوبی ' نائی ' چٹھی رساں سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے پاس رہے گا تو دوسرے لوگ اعتراض کریں گے۔ ہم اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔

مرزا نظام الدین کو دمے کی تکلیف تھی۔ ایک دفعہ جب ان کو بہت تکلیف تھی تو انہوں نے میری معرفت حضرت صاحب کو کہلا بھیجا کہ مجھے سخت تکلیف ہے۔ میرا علاج کریں۔ حضور نے فرمایا اسے تسلی دو کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ دمہ کا مریض اتنی جلدی نہیں مر سکتا۔ وہ کسی اور حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرالیں ہم خرچہ ادا کریں گے۔ چنانچہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب ان کا علاج کرتے رہے۔

ایک دفعہ میری ترقی کا حکم آگیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ میری ترقی ہو گئی ہے میں جا رہا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو فضل الٰہی! لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے یہاں آرہے ہیں اور تم جا رہے ہو۔ یہیں رہو۔ جو کمی ہو گی ہم پوری کر دیا کریں گے۔ چنانچہ میں نے جانے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب دو روپے ماہوار میرے انکار کے باوجود مجھے دیتے رہے۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحب

ساکن فیض اللہ چک نزد

قادیان

آپ بیان فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے زمانے میں جبکہ میری عمر 14 '15 برس تھی میں نے سنا کہ قادیان میں ایک نیک بزرگ ہیں۔ میں قادیان آنے جانے لگا۔ ایک دو دفعہ رات بھی رہا۔ حضرت صاحب بہت محبت سے پیش آتے اور فرماتے جلدی جلدی آیا کرو۔ گول کمرہ یا (بیت الذکر) میں مجھے ٹھہرایا کرتے۔ روٹی اندر سے خود جا کر لایا کرتے۔ بعض دفعہ سرسوں کا ساگ روٹی کے اوپر ہی رکھ کر لاتے۔ میں بیت الفکر کے سامنے تخت پوش پر بیٹھ کر کھایا کرتا۔ بیت الفکر میں ایک تخت پوش ہوا کرتا تھا۔ اس کی پائنتی کی طرف حضرت صاحب کی چارپائی ہوا کرتی تھی۔ حضرت صاحب دریافت فرماتے میاں نبی بخش کہاں سوؤ گے۔ میں عرض کرتا تخت پوش پر۔ اس سے میرا مقصد یہ ہوتا کہ میں یہ دیکھوں کہ آپ کس وقت جاگتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ حافظ حامد علی صاحب بھی وہاں ہوتے۔ جب مجھے جاگ آتی میں دیکھتا کہ حضرت صاحب تخت پوش کے ایک طرف نماز پڑھ رہے ہوتے۔ لیکن مجھے نہ جگاتے اور نہ یہ کہتے کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ کبھی کبھی ہم (بیت) مبارک کے فرش پر لیٹ جاتے۔ کبھی حافظ نور محمد صاحب ہمراہ ہوتے۔ عشاء کے دوران میرا دل ریوڑیاں کھانے کو کرتا تو میں کہہ دیتا حافظ نور محمد صاحب کا دل ریوڑیاں کھانے کو کرتا ہے۔

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا یہ بھی خاص طریقہ ہے مانگنے کا۔ چوہدری انور حسین صاحب مرحوم کو بھی یہی عادت تھی کبھی ہم کھانا کھانے اکٹھے بیٹھتے تو میری طرف اشارہ کر کے میزبان کو کہتے ان کو یہ میٹھا بہت پسند ہے۔ چنانچہ جو آیا کرتا وہ میں ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ یہ حسن طلب کا انداز ہے۔

حضرت نبی بخش صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں یہ کہتا تو حضرت صاحب حامد علی صاحب سے فرماتے جاؤ بازار سے جا کر کڑا کے دار ریوڑیاں لے آؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ریوڑیاں کڑا کے دار ہی اچھی ہوتی ہیں۔

تربیت کا انداز

حضرت مسیح موعود ہمیں دیتے اور خود بھی کھاتے۔ اگر میں کبھی قہقہہ مار کر ہنستا تو حضور براہ راست کچھ نہ فرماتے۔ بلکہ کوئی کہانی سنا کر فرماتے کہ بہت ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے سیر کے وقت پوچھتے کہاں جانا ہے۔ میں کہتا رجایا تتلے کی طرف۔ میرا مقصد ہوتا کہ وہاں جا کر اجازت لے کر گھر چلا جاؤں گا۔ حضور فوراً میرا ارادہ سمجھ جاتے اور فرماتے آپ کا منشاء گھر جانے کا ہو رہا ہے۔ جہاں آجکل محاسب کا دفتر ہے وہاں حضور رک کر حضرت مولوی نور الدین صاحب اور دیگر دوستوں کے انتظار میں ٹھہر جاتے۔ ایک شخص کا ذکر آیا کہ وہ بہت مخالفت کرتا ہے فرمایا وہ بہت جلد چاٹا جائے گا۔ چنانچہ وہ بہت جلد ہیضہ یا طاعون سے مر گیا۔

اپنے احباب سے محبت و

دلداری

ایک دفعہ اپنے باغ میں سیر کے دوران ایک پھلدار درخت آیا تو لوگ درخت کو روڑے مارنے لگے (تاکہ پھل حاصل کیا جاسکے) ایک شخص نے حضور کا سونٹا لے کر درخت پر مارا وہ اوپر ہی رہ گیا۔ سونٹا حضرت صاحب کا تھا اس کو نیچے اتارنے کے لئے اینٹیں ماریں مگر وہ نہ اترا۔ میں نے عرض کیا میں سونٹا اتارتا ہوں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے وہ کیسے؟ میں درخت پر چڑھ گیا اور اوپر جا کر اتارا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور بار بار فرماتے میاں نبی بخش آپ نے تو کمال کر دیا۔ آپ نے میرے والد کا سونٹا نیا لا کر دیا ہے۔ واپسی پر جو بھی ملتا فرماتے یہ سونٹا میاں نبی بخش نے نیا لا کر دیا ہے۔ (بیت الذکر) میں آ کر بھی اس معمولی واقعہ کا بار بار ذکر فرمایا۔

بیعت لیتے وقت آپ اس شخص کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے۔ اگر تھوڑے لوگ ہوتے تو اس شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیتے۔ زیادہ ہوتے تو پگڑیاں پکڑ لیتے۔ بیعت کے الفاظ دوہراتے وقت بہت رقت اور آہ و زاری کی کیفیت ہوتی۔ جب کبھی مہمان زیادہ ہو جاتے تو ہم لوگ گول کمرے کے فرش پر کھانا کھاتے۔ حضرت صاحب بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے۔ میں نے کئی دفعہ حضرت صاحب کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا ہے۔ حضرت صاحب بوٹیاں اٹھا اٹھا کر میرے سامنے رکھتے جاتے۔ اور خود بہت کم کھاتے۔ ذرہ ذرہ منہ میں ڈالتے رہتے۔ ان دنوں گوشت زردہ دال ہر قسم کی چیزیں ہوتی تھیں۔

حضور کا لباس

کرتا بٹن والا۔ سیدھا گریبان۔ کھلے پائنچوں والا پاجامہ۔ جوتی دیسی ساخت کی سرخ کھال کی۔ پگڑی اکثر ٹسری سفید کلاہ نہیں ہوتا تھا۔ کوٹ لمبا سادہ۔ خواہ گرمی ہو یا سردی۔

حلیہ مبارک

رنگ گندم گوں سرخی مائل۔ داڑھی لمبی گھنی۔ سر کے بال لمبے کانوں تک۔ قد متوسط چہرے پر مسکراہٹ۔

ایک دفعہ عصر کی نماز میں نے بھی پڑھائی۔ حضرت صاحب نے میرے پیچھے نماز ادا فرمائی۔

اکثر میاں جان محمد صاحب ' حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ' حضرت مولوی نور الدین صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے تھے۔ رفع یدین نہ کرتے تھے۔ آمین بھی آہستہ کہتے کم از کم میں نے اونچی کبھی نہیں سنی۔ سنت گھر پر پڑھا کرتے تھے۔ سوائے اس کے کہ (بیت الذکر) میں کوئی تقریب ہو۔

میں نے جب کبھی دروازہ کھٹکھٹایا اکثر اٹھ کر ننگے سر دروازہ کھولا۔ اگر کوئی خادم یا خادمہ ہوتی تو فرماتے دروازہ کھول دو ثواب ہو گا۔

ایک دفعہ بٹالے میں تار دینے کی ضرورت تھی۔ فرمایا کوئی ہے جو وہاں جاوے۔ دو آدمی تیار ہو گئے۔ فرمایا ٹھہرو میں محصول لے کر آتا ہوں۔ اس موقع پر خواجہ کمال الدین صاحب وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم دے دیتے ہیں پھر ہمیں دے دیا جاوے۔ فرمایا نہیں۔ ہم اسی وقت لا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت سیڑھیاں اتر کے گئے اور محصول لا کر دیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 18 / ستمبر 2000ء

12-00 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 437
12-50 a.m.	جناب ثاقب زیروی سے ایک انٹرویو (حصہ چہارم)
1-20 a.m.	درس القرآن نمبر 21
2-55 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 437
6-05 a.m.	ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کی ایک تقریر
6-55 a.m.	اردو کلاس نمبر 433
8-25 a.m.	چائنیز سیکھئے۔
8-55 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (ریکارڈ۔ 10 / ستمبر 2000ء)
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
10-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m.	درس القرآن نمبر 22
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 437
1-45 p.m.	اردو کلاس نمبر 433
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m.	نارویجین سیکھئے۔
5-10 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 155
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 434
11-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 438

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 19 / ستمبر 2000ء

12-30 a.m.	ترکی پروگرام۔
12-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
1-55 a.m.	دینی تعلیمات
2-25 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 155
3-30 a.m.	نارویجین سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 438
6-05 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس۔
7-00 a.m.	اردو کلاس نمبر 434
8-30 a.m.	نارویجین سیکھئے۔
9-00 a.m.	فرانسیسی پروگرام
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-50 a.m.	پشتو پروگرام۔
12-00 p.m.	دینی تعلیمات
12-40 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 438
1-40 p.m.	اردو کلاس نمبر 434
2-55.p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m.	فرانسیسی پروگرام
5-10 p.m.	بنگالی ملاقات (ریکارڈ: 12 ستمبر 2000ء)
6-10 p.m.	بنگالی سروس
7-10 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 126

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ بمقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک سعید احمد رشید صاحب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان قوتِ قدسیہ اور حیرت انگیز روحانی انقلاب

"وہ نبی معصومؐ اپنی قوتِ قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا"

"سلام اور درود اسکے آل اور اصحابؓ پر جودن کو میدانوں کے شیر راتوں کے راہب اور دین کے ستارے ہیں"

وہ جو عرب کی سرزمین پر چودہ سو سال قبل ایک عظیم واقعہ رونما ہوا ایک حیرت انگیز اور ناممکن و محال انقلاب برپا ہوا۔ اور صدیوں کی بگڑی قوم راہ ہدایت پر آگئی ایک دوسرے کے خونوں کے پیاسے بھائی بھائی بن گئے اور اخوت و محبت کے رشتے میں ایسے بندھ گئے کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں جدا نہ کر سکی۔ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری خدائے واحد و یگانہ کے مخلص اور سچے پرستار بن گئے۔ وہ جاہل 'امی' اونٹوں کے چرواہے اور بکریوں کے گڈریے آسمان روحانی کے تابندہ ستارے بن کر چمکے اور ساری دنیا کے رہبر و رہنما اور استاد بنے۔ اخلاق سے عاری وحشت اور درندگی میں اس حد تک بڑھے ہوئے تھے کہ اپنی بیٹیوں کو زندہ در گور کر دینے میں کوئی شرم و عار محسوس نہ کرتے بلکہ فخر سے ان واقعات کو پیش کرتے۔ وہ کیسے حیوان سے انسان پھر بااخلاق و خدانما وجود بنے کہ عرش کا خدا بھی ان سے راضی ہو گیا اور اپنی رضا مندی کا سرٹیفکیٹ اسی دنیا میں انہیں عطا کر دیا۔

یہ پاک تبدیلی اور حیرت انگیز روحانی انقلاب ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان قوت قدسیہ کا ہی نتیجہ تھا۔ جو تمام انبیاء سے بڑھ کر آپ کو عطا ہوئی تھی۔ ہاں وہ قوم جو روحانی اعتبار سے گوبر سے بھی بدتر تھی ان کو سونے کی ڈلی بنا دیا اور فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا کہ انہوں نے فرشتوں سے جا ہاتھ ملائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

کہ (اے محمدؐ) تو نے اس قوم کو گوبر کی طرح حقیر و ذلیل پایا اور پھر ان کو (اپنی روحانی تاثیرات سے) سونے کی ڈلی بنا دیا۔

پھر آپ آنحضرتؐ کے اس پاک انقلاب اور عظیم الشان قوت قدسیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو سوچ کہ صحابہؓ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے۔"

(ترجمہ از عربی' روحانی خزائن جلد نمبر14 ص32)

"اور جو شخص اس بات کو غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں کو کیونکر چھوڑ دیا اور کیونکر وہ ہوا و ہوس کے جنگل کو کاٹ کر اپنے مولیٰ کو جا ملے تو ایسا شخص یقین سے جان لے گا کہ وہ تمام قوت قدسیہ محمدیہ کا اثر تھا۔"

(ایضاً ص31)

نیز فرمایا

"پس وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کر لے گئی وہ دو ہی باتیں تھیں ایک یہ کہ

وہ نبی معصومؐ اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر2 ص77 حاشیہ)

پھر اس پاک تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وہ پاک محمدؐ ہے ہم سب کا حبیب آقا
انوارِ رسالت ہیں جسکی چمن آرائی
نبیوں نے سجائی تھی جو بزمِ مہ و انجم
واللہ اُسی کی تھی سب انجمن آرائی
اے چشمِ خزاں دیدہ کُھل کُھل کہ سماں بدلا
اے فطرتِ خوابیدہ اٹھ اٹھ کہ بہار آئی

"موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے (-) وہ ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں (ترجمہ از ناقل) یہ تو ان کے کفر کی حالت تھی پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہو گئی (-) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔ جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپؐ نے کیا۔ دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص145)

قرآن کریم میں انقلاب عظیم کا تذکرہ

اب ہم قرآن کریم سے اس جمال کی تفصیل دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے قبل صحابہؓ کی کیا حالت تھی اور پھر آپؐ کی پاک اور روحانی تاثیرات اور قوت قدسیہ نے کیا حیرت انگیز اور عظیم الشان انقلاب برپا کیا کہ آسمان روحانی کی رفعتوں تک جا پہنچے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی فرمایا کہ قرآن شریف صحابہ کی تعریف سے بھرا پڑا ہے۔

نیز فرمایا۔

"دونوں سلسلے ان کی پہلی حالت اور اس نئی زندگی کے جو بعد (-) دین انہیں نصیب ہوئے قرآن شریف میں ایسی صفائی سے درج ہیں کہ ایک صالح اور نیک دل آدمی بے اختیار چشم پر آب ہو جاتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر2 ص77 حاشیہ)

اس بدلتے ہوئے سماں اور بہار کا ذکر قرآن شریف یوں فرماتا ہے۔ اور اس پاک تبدیلی کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچتا ہے۔

ترجمہ۔ "اور خدائے رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔"

(الفرقان 64)

سب سے پہلی بہار تو ان کے اندر یہ آئی کہ وہ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری اور شیطان کے چیلے خدائے رحمان کے بندے بن چکے ہیں۔ پھر ان سے غرور تکبر عنقاء ہو گیا ہے وہ متکبرانہ چادریں گھسیٹ کر اور گردنیں اکڑا کر نہیں چلتے۔ اور جاہلوں سے اگر پالا پڑے تو جہالت کا سلوک نہیں کرتے بلکہ شریفانہ اور مومنانہ طریق پر ان کو دعا دیتے ہیں۔

پھر فرمایا

ترجمہ۔ وہ لوگ اپنی راتیں اپنے رب کے حضور قیام و سجود میں گزار دیتے ہیں۔"

(الفرقان)

جبکہ اس سے قبل وہ عیش و عشرت' شراب نوشی اور فحاشی میں گزارا کرتے تھے۔ وہ تہجد گزار بن گئے فرمایا (-) "ان کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں۔"

پھر وہ قوم جو خوف خدا سے عاری تھی اب ان کے اندر عظیم انقلاب آگیا ہے۔

ترجمہ: "وہ اپنے رب کی خشیت سے ڈرتے ہیں۔"

(مومنون آیت نمبر58)

اور یہ دعائیں کرتے ہیں۔

"اے ہمارے رب ہم سے عذاب جہنم کو دور کر دے کہ وہ ایک بہت بڑی تباہی ہے۔"

(الفرقان نمبر66)

وہ جو فضول خرچ تھے مگر خدا کی راہ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بندوں پر خرچ کرنے سے بخل سے کام لیتے تھے اب ان کی کایا پلٹ گئی ہے اب انہیں اعتدال آچکا ہے۔

ترجمہ: "وہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں۔"

(الفرقان نمبر68)

اب وہ صدقہ وخیرات میں سب سے آگے رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

○ وہ جو لڑائی جھگڑوں کی ماہر قوم تھی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر مرنے مارنے پر تل جاتے تھے اور ناحق قتل کر دیا کرتے تھے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان کے اندر کیا عظیم پاک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ فرمایا۔

ترجمہ: "وہ کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام قرار دے دیا ہو۔"

(الفرقان نمبر69)

وہ جو بدکاری میں مبتلا تھے اس خبیث حرکت سے اب تائب ہو چکے ہیں فرمایا "اب وہ زنا (بھی) نہیں کرتے۔"

(الفرقان ص69)

○ وہ قوم، جھوٹ جن کی گھٹی میں پڑ چکا تھا جھوٹی گواہیوں اور جھوٹ سے باز نہ آتے تھے اب ان کے اندر یہ پاک تبدیلی پیدا ہو چکی ہے کہ فرمایا "وہ زور کی گواہی نہیں دیتے۔" (یعنی جھوٹ)

(الفرقان نمبر73)

اس کے دونوں معنی ہیں۔ کہ وہ جھوٹ کے قریب تک نہیں جاتے اور یہ کہ وہ جھوٹی گواہی بھی نہیں دیتے۔

○ ہاں وہ قوم لغویات جن کا شیوہ تھا اور سب لغویات میں مبتلا تھی۔ اب ان کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ

"جب وہ لغویات کے قریب سے گزرتے ہیں تو معززانہ اور بزرگانہ طریق پر وہاں سے گزر جاتے ہیں۔"

(الفرقان نمبر73)

گویا ایسی کنارہ کشی کی ہے کہ وہاں ایک لمحے کے لئے بھی ٹھہرنا گوارہ نہیں کرتے۔

○ ایک خرابی ان میں یہ تھی کہ جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی تھیں تو کہتے کہ شور کرو اس دوران یا اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔ مگر اب یہ انقلاب عظیم آگیا ہے کہ

ترجمہ: "جب ان کے سامنے ان کے رب کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو اندھے اور بہرے ہو کر وہاں سے نہیں گزرتے۔"

(الفرقان نمبر74)

بلکہ فرمایا: "ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ خشیت الٰہی سے خدا کے حضور سر بسجود ہو جاتے ہیں۔"

○ پھر یہ وہ لوگ تھے جو عورتوں کو جوتیوں کی نوک کے برابر سمجھتے تھے اور اولاد سے لاپرواہ اور ان کے حقوق سے غافل۔ اب یہ عظیم الشان تغیر ان کے اندر پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے رب کے حضور یہ گریہ وزاری کرتے ہیں۔

ترجمہ: "اے ہمارے رب ہمیں ایسی ازواج اور ذریت عطا کر جو قرۃ عین ہو۔ (یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو) اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔"

(الفرقان نمبر75)

نہایت لاپرواہ قوم تھی جنہیں اپنے عہدوں اور امانتوں کا کوئی پاس نہ تھا۔

اب محمد مصطفیٰ کی قوت قدسیہ کے طفیل ان کی کایا پلٹ گئی ہے اور اب یہ حالت ہے کہ

ترجمہ:۔ وہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خوب (خوب) پاس کرتے ہیں۔" (المعارج نمبر33)

اب بعض مثالیں اکٹھی بیان کی جاتی ہیں۔ فرمایا۔

1۔ ترجمہ:۔ "وہ اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم و دائم رہتے ہیں۔" (ایضاً نمبر24)

2۔ "ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کا بھی حصہ ہے۔" (ایضاً نمبر 25، 26)

3۔ "یہ وہ لوگ ہیں جو جزا سزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔" جبکہ اس سے قبل انہیں اس کا یقین ہی نہیں تھا۔ (ایضاً نمبر27)

4۔ "یہ لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔" (ایضاً نمبر28)

5۔ "یہ اپنے فروج کی یا شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں" (ایضاً نمبر30)

6۔ "اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔" (ایضاً نمبر34)

7۔ "وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (ایضاً نمبر35)

8۔ "یہی لوگ ہیں جو اعزاز کے ساتھ جنتوں میں رکھے جائیں گے۔" (ایضاً نمبر36)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت تیار کی وہ صدق و اخلاص ایسی وفادار تھی کہ اس نے بھیڑ بکری کی طرح سر کٹوا دیئے۔ اس سے بڑھ کر حیرت انگیز تبدیلی کیا ہوگی وہ جو ہر قسم کے عیبوں اور معاصی میں مصروف رہنے والی قوم تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے نیچے آئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ مخلصانہ پیوند کیا کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اللہ ہی سے محبت کرتے تھے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص120)

"انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جانفشانی کی نذروں کو پورا کیا اور اس کے لئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے۔

اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دے دی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر14 ص29-28)

"پس اے خدا اس نبیؐ پر سلام اور درود بھیج اور اس کے آل پر جو مطہر اور طیب ہیں اور اس کے اصحاب پر جو دن کو میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں۔ اور دین کے ستارے ہیں خدا کی خوشنودی ان سب کے شامل حال ہے۔"

(ایضاً ص17)

"وہ نبی معصوم اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا۔" صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

☆☆☆☆☆☆

حمیدہ حنیف باجوہ صاحبہ

حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل

رفیق حضرت مسیح موعود

میرے پیارے ابا جان حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب آج سے 45 برس قبل ایک حادثے کا شکار ہونے کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ نئی نسل کو بزرگان احمدیت کے حالات زندگی سے روشناس کرانے کی غرض سے اور اذکروا موتکم بالخیر" کی پیروی میں یہ چند سطور سپرد قلم کر رہی ہوں۔

پیدائش اور ابتدائی حالات

ابا جان 1896ء میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم امام دین صاحب تھا۔ پیر کوٹ ضلع حافظ آباد میں بچپن کے دن گزارے۔ ابتدائی عمر ہی سے علم سے لگاؤ تھا۔ باوجود ناخواندہ ماحول اور دیہاتی گھرانے کے نجی کاموں کے دباؤ کے، تعلیم کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا۔ پرائمری ہی کے بعد قادیان آگئے جہاں میٹرک کرنے کے بعد O T اور مولوی فاضل کیا۔

شادی

ابا جان کی شادی غالباً 1918ء میں ہوئی۔ آپ کی اہلیہ کا تعلق بلھڑوال ضلع امرتسر سے تھا اور ایک مخلص احمدی خاتون تھیں۔ ابا جان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ازراہ شفقت لڑکی والوں کی طرف سے ولی بننا قبول فرمایا اور دیرینہ تعلقات کی بناء پر ابا جان کے متعلق ان کے سسرال والوں کو بہت اچھی رائے سے نوازا۔ حضرت مولوی صاحب کی اہلیہ اور ابا جان مرحوم منہ بولے بہن بھائی تھے اور ابا جان حضرت مولوی صاحب کی غیر موجودگی میں جبکہ آپ چلہ وغیرہ کرنے کے لئے گھر سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے، ان کے گھر کی تمام ذمہ داریاں ادا کرتے تھے۔

خدمت دین کا جذبہ

ابا جان اوائل عمری ہی سے بہت نیک زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ عبادت گزار اور ہر بری عادت سے منزہ و پاکیزہ فطرت انسان تھے۔ عمر کا زیادہ تر حصہ سرکاری ملازمت میں بطور معلم کے گزرا۔ محدود آمدن میں اولاد کی پرورش نہایت تن دہی سے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بوائز ہاسٹل کی بنیاد رکھی تو یہ تحریک فرمائی کہ احباب اپنے بچوں کو قادیان کے پاکیزہ ماحول میں رکھ کر تعلیم دیں۔ ابا جان نے حضور کا اعلان سنا تو فوراً اپنے بڑے بیٹے مرزا محمد عثمان کو قادیان داخل کرانے پر آمادہ ہو گئے لیکن خرچ کا معاملہ ٹیڑھا تھا۔ اتفاقاً امی جان کے طلائی زیورات جو انہوں نے مرمت کی غرض سے دیئے ہوئے تھے موجود تھے۔ ابا جان نے وہ فوری فروخت کئے اور بھائی کا چھ ماہ کا بورڈنگ ہاؤس کا خرچ جمع کرا کر سیٹ بک کرا دی۔ جلسہ سالانہ سے واپس جاتے ہی بیٹے کو قادیان بھجوایا اور امی جان کو یہ جواب دے کر مطمئن کر دیا کہ "میں نے تمہارے کانٹے ایسی جگہ جمع کرا دیئے ہیں کہ اس کے بعد تمہیں تمام عمر کانٹوں کی کمی نہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

کھانا مشترک ‘نماز اپنی اپنی

امیر نواز نیازی اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق منصورہ میں ملک میں نظام اسلام نافذ کرنے کی غرض سے ’ایک اجلاس میں آپس میں "تبادلہ خیالات" کے لئے آٹھ عدد دینی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ جے یو پی (ن) تحریک جعفریہ پاکستان‘ جماعت اسلامی کے علاوہ پانچ دیگر جماعتوں کے سربراہ شریک ہوئے اخباری رپورٹوں کے مطابق اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا۔ جس میں دینی جماعتوں کے قائدین نے "قومی یکجہتی" پر خصوصی زور دیا اور اپنے درمیان تمام اختلافات دور کرنے کے لئے مشترکہ جدوجہد کے عزم کا بھی اظہار کیا اور ثبوت کے طور پر کھانا باجماعت ہو کر ایک ہی میز پر کھایا۔ ورنہ وہ چاہتے تو کھانے میں بھی اختلافات پیدا کر سکتے تھے اور وہ اپنا اپنا ٹفن کھول کر علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر بھی کھا سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تو یقیناً انہوں نے اپنے "فروعی" اختلافات دور کر دیئے۔ جبکہ احتیاط کے طور پر نماز علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی پڑھی۔

رپورٹ کے مطابق جامع مسجد منصورہ کے امام نے نماز ظہر کی امامت کی۔ تو جماعت اسلامی‘ جماعت اہل حدیث پاکستان‘ دیوبند مکتبہ فکر کے علماء نے ان کی امامت میں نماز ادا کی۔ لیکن بریلوی اور شیعہ مکتبہ فکر کے علماء ‘مولانا شاہ احمد نورانی‘ پیر اعجاز شاہ ہاشمی‘ قاری زوار بہادر‘ صاحبزادہ فضل کریم‘ سید ساجد علی نقوی اور دیگر رہنماؤں نے الگ الگ نماز ظہر ادا کی۔ اور یوں منصورہ میں ظہرانہ ایک اور ظہر کی نماز تین بار امام بدل بدل کر پڑھی گئی اور اجلاس کو "قومی یکجہتی" کے طور پر تمام دینی جماعتوں نے اسے اس طرح کامیاب قرار دیا جیسے بھارت اور پاکستان دورہ کلنٹن کو اپنے اپنے طور پر کامیاب دورہ کہہ رہے ہیں۔

اجلاس میں عمائدین میں ایک دوسرے کے خلاف کچھ شکوے شکایات بھی منظر عام پر آئیں جو اخباروں میں رپورٹ ہوئیں جن کے مطابق جے یو پی (فضل کریم گروپ) کے سربراہ سابق صوبائی وزیر صاحبزادہ فضل کریم نے نواز حکومت کو (جس میں ان کی اپنی ایک بے ضرری چھوٹی سی وزارت بھی شامل تھی) غیر آئینی طریقے سے ہٹائے جانے کا شکوہ کیا۔ لیکن جواب میں ‘ان سے ہمدردی کے طور پر کسی سے دو بول بھی نہ بولے گئے اور سب چپ رہے کہ گویا "مقصود تھا پردہ تیرا....." سپاہ صحابہ کے سرپرست ضیاالقاسمی نے اجلاس میں کہا کہ جب فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے جھنگ اور ملتان کی بات کرتے ہیں تو کرتا دھرتا‘ چیچنیا اور فلسطین کا مسئلہ اٹھا لیتے ہیں‘ اور ہماری سمجھ کے مطابق یہ شاید ایسے بھی ہوتا ہو کہ وہاں ابھی شیعہ سنی کی تفرق کا مسئلہ نہیں اٹھا۔ جبکہ ملتان اور جھنگ میں یہ "جنگ" زوروں پر ہے۔ لہذا چیچنیا یا فلسطین کے مسئلوں کا حل ہونا وہ آسان سمجھتے ہوں۔ ملتان اور جھنگ کا مسئلہ ذرا مشکل ہے اب اس مشکل میں اللہ ہی ان کی مدد کرے۔

سپاہ محمد کے آغا عباس قزلباش نے شکایت کی کہ انہوں نے منصورہ کے بیت الخلا میں ایک فرقہ کے خلاف نعرے لکھے دیکھے ہیں۔ اور یوں شکوہ کیا کہ ایسی صورت میں فرقہ واریت کیسے ختم ہو سکتی ہے؟ اس پر لیاقت بلوچ نے معذرت کی اور کہا کہ ہمارے علم میں یہ بات نہیں ہے۔

اب بیت الخلا ایسا مقام ہے جہاں کوئی بھی اپنے خبث باطن کا کھل کر اظہار کر سکتا ہے۔ (اور شاید اس لئے ہی اسے بیت الخلا بھی کہتے ہیں) اور وطن عزیز کی کسی بھی پبلک پلیس کا کوئی بھی بیت الخلا ایسی تحریروں سے مبرا نظر نہیں آتا۔ بیت الخلا کسی کارپوریشن میونسپل کمیٹی کا ہو‘ ریلوے‘ یا کسی بھی ٹرانسپورٹ کمیٹی کے مسافر خانے کا‘ سینما ہو یا کسی بھی عوامی ادارے کا ننگ آدمیت کی جسمانی اور ذہنی غلاظت کا پورا آئینہ نظر آتا ہے اور یہاں ایسی ایسی "نگارشات" اور بعض اوقات ان کے ساتھ تصویر کشی کے ایسے ایسے ناکردہ مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ کوئی بھی شریف آدمی شرمسار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بات واقعی قابل مذمت ہی نہیں قابل تشویش بلکہ قابل تفتیش بھی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ تحریر ابھی نئی نئی لکھی گئی ہو۔ جو کسی نے عمائدین کو مشتعل کرنے کے لئے شرارتاً یا تخریب کاری کے طور پر اجلاس کے دوران ہی لکھ دی ہو کم از کم یہاں پر تو ثابت ہوتا ہے کہ کوئی بھی تخریب کار کسی وقت منصورہ میں بھی داخل ہو سکتا ہے اور واقعی اگر ایسا ہے تو جماعت اسلامی کے لئے یہ برلمحہ فکریہ ہونا چاہئے اور اگر یہ بات بھی قابل قبول نہ ہو کہ یہ کسی تخریب کار کا ہاتھ نہیں ہو سکتا اور یہاں کوئی بھی تخریب کار داخل نہیں ہو سکتا تو پھر ایک ہی بات کا امکان رہ جاتا ہے کہ شرکاء اجلاس میں سے ہی کسی نے اپنے دل کی بات جو وہ میز پر بیٹھ کر سب کے سامنے کہنے کی جرأت نہ رکھتا ہو چپکے سے بیت الخلا میں لکھ دی ہو۔ بہرحال اس کی توجیہہ کچھ بھی ہو‘ ہم سمجھتے ہیں جب تک ہمارے بیت الخلا صاف نہیں ہو سکتے دلوں کے میل بھی صاف نہیں ہو سکتے تمام عمائدین کو پہلے اس کی طرف توجہ دینی چاہئے‘ دوسرے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے‘ آخر میں علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھئے اور اس پر بھی غور کیجئے....

خضر بھی بے دست و پا‘ الیاس بھی بے پست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم‘ دریا بہ دریا‘ جو بہ جو

(نوائے وقت یکم اپریل 2000ء)

☆☆☆☆☆☆

ترقی کا عمل کیوں رکا

نامور شاعر احمد فراز نے کہا ہے کہ ہمارے ملک میں مذہب کے معاملات جب سے ملاؤں کے ہاتھوں میں آئے ہیں اس ملک کے ہر شعبے میں ترقی کا عمل رک گیا ہے۔ آن لائن سے ایک خصوصی نشست میں انہوں نے کہا کہ مذہب کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے ہمارے ہاں اب نہ اچھا سیاست دان دستیاب ہے نہ اچھا شاعر اور نہ ہی سائنسدان۔ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد سے ایک ملاقات کے موقع پر میں نے ان کی توجہ اس جانب مبذول کروائی اور ان سے کہا کہ آپ اس وقت حکومت کے سربراہ ہیں آپ برائے مہربانی ملک میں غیر ضروری مذہبی مدرسے بند کرا دیں۔ جس کے جواب میں سابق نگران وزیر اعظم نے کہا کہ فراز تم نہیں جانتے ان تنظیموں کے پنجے کہاں تک ہیں۔ نگران وزیر اعظم نے مزید کہا کہ میں ایسے لوگ کہاں سے لاؤں جو اس انقلابی قدم پر پورا ساتھ دے سکیں۔

(روزنامہ دن یکم اپریل 2000ء)

قسطوں میں قربانی

"سر راہے" کے ایک قاری پروفیسر شمس الاسلام کاظمی کا مکتوب ملاحظہ کیجئے۔

اس مرتبہ عیدالاضحیٰ پر اپنے آبائی گاؤں میں یہ دلچسپ واقعہ دیکھا کہ ایک شخص نے ایک بکرا ذبح کیا جس کی عمر صرف 9 ماہ تھی۔ کسی نے اسے بتایا کہ قربانی کے بکرے کی عمر کم از کم ایک سال (12 ماہ) ہونی چاہئے۔ اس شخص کے گھر میں 3 ماہ کا ایک "لیلا" موجود تھا۔ اس نے یہ لیلا ذبح کر کے ٹوٹل پورا کر دیا۔ قسطوں میں قربانی کا یہ تجربہ کیسا ہے؟

(نوائے وقت یکم اپریل 2000ء)

بقیہ صفحہ 4

ہو گی۔"

ابا جان تلاوت بڑی خوش الحانی سے کیا کرتے تھے۔ جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ دعوت الی اللہ کی غرض سے کئی کامیاب دورے کئے اور دہلی تک جاتے رہے۔ خلفاء کی مجالس سے بالالتزام مستفیض ہوتے۔

قیام پاکستان کے وقت مہاجرین بہت بڑی تعداد میں نواحی دیہات سے اٹھ کر قادیان آ گئے تھے۔ ابا جان نے ان کی بہت مدد کی اور جماعتی نظام کے تابع رہ کر انہیں کھانا اور دوسری ضروریات زندگی مہیا کیں۔ پاکستان آنے کے بعد بموجب خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے اپنی کسی جائیداد کا کلیم داخل نہ کرایا۔ ابا جان نے قادیان میں ساڑھے آٹھ کنال رہائشی اراضی قادیان میں اپنے بچوں کے مکانات کے لئے خریدی تھی لیکن اس کا کوئی متبادل پاکستان میں الاٹ نہ کرایا۔

احمدیت کی خاطر بعض اوقات شدید تکالیف برداشت کیں۔ ایک بار اسی وجہ سے ملازمت سے برخاست کر دیئے گئے۔ تین سال تک کورٹ کچہری کے چکر لگانے اور صعوبتوں کا سامنا کرنے کے باوجود صرف دعا پر بھروسہ تھا۔ ہار نہ مانی۔ بالآخر نصرت الٰہی سے ملازمت بحال ہوئی اور پچھلے تمام بقایات جات بھی ادا کر دیئے گئے۔ ابا جان گھر کے کام کاج میں قطعاً کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپ ہنڈیا کے لئے مصالحہ بھی بہت اچھا بناتے تھے۔ آپ کا کہنا تھا کہ "ہتھ کار ول تے دل یار ول" یعنی ہاتھوں سے کام کرو اور دل میں خدا کو یاد کرو۔ اس طرح کام بھی اچھا ہوتا ہے اور وقت بھی نیکی میں گزرتا ہے۔ آپ کی گفتار ہمہ وقت درود اور ذکر الٰہی سے معمور رہتی تھی۔

وفات

بوقت وفات حیدر آباد سندھ میں تعینات تھے یہ 1954ء کی بات ہے۔ سڑک پر چلے جا رہے تھے کہ ایک تانگے کا بانس (بم) سینے سے ٹکرا گیا۔ وہیں سڑک پر جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ سندھ میں امانتاً دفن ہوئے جہاں سے عرصہ دو سال بعد بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر 7 میں تدفین عمل میں آئی۔

اولاد

بیوہ کے علاوہ آپ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑیں۔ مرزا محمد بشیر بچپن میں ہی وفات پا گیا تھا۔ الحاج مرزا محمد عثمان صاحب آف کویت 1974ء کے جماعت مخالف فسادات کے دوران شدید زخمی ہوئے اور بعد ازاں انہی چوٹوں کی وجہ سے راہ مولا میں قربان ہوئے۔ جبکہ مرزا محمد رشید صاحب لندن میں مستقل مقیم ہیں۔ بیٹیوں میں خاکسارہ اور سلیمہ بیگم اہلیہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی ہیں۔ آپ پچھلے برس وفات پا چکی ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ابا جان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور رضائے باری تعالیٰ کا مستحق ٹھہرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میگزین

نمبر 23

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

ہمارے سلوک کی راہیں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں' یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں اور یہانتک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ خیال خویش باخدا بننا چاہتے ہیں' لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے' انسانیت بھی جاتی رہتی ہے' لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 233)

قربانیوں کا نقشہ

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو جن المناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کے چند نمایاں باب یہ ہیں۔ جانیں قربان کیں۔ تیروں اور تلواروں سے شہید کیا گیا۔ صلیب دے کر شہید کیا گیا۔ جلتے انگاروں پر لٹایا گیا۔ عین دوپہر کے وقت گرم پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ زدوکوب کیا گیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا گیا۔ جوتیوں سے اتنا مارا گیا کہ پہچانے نہ جاتے تھے۔ الٹا لٹکا کر نیچے آگ جلا دی گئی۔ لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا۔ بھوک اور پیاس میں مبتلا رکھا گیا۔ شیر خوار بچوں کو دودھ سے محروم رکھا گیا۔ قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ سوشل بائی کاٹ کیا گیا۔ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے گئے۔ جائیدادیں چھین لی گئیں۔ ماں باپ نے مسلمان بچوں سے جدائی اختیار کر لی۔ شوہروں نے مسلمان بیویوں کو طلاق دے دی۔ مسلمان ماؤں سے ان کے چھوٹے بچے جدا کر دیئے گئے۔ وطن سے بے وطن کیا گیا۔ مسلمانوں کی محنتوں کا معاوضہ ضبط کر لیا گیا۔ مقدس حاملہ عورتوں کے حمل گرائے گئے۔ نام بگاڑے گئے۔ عبادت گاہیں گرا دی گئیں۔ خدائے واحد کی عبادت کرنے سے روکا گیا۔

غرضیکہ روزانہ نئے ستم ایجاد کئے گئے۔ ہر رات نئے ظلم تراشے گئے۔ صبح و شام کو مصائب و آلام کی چکیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ زندگی کی ہر گھڑی موت کا الارم سناتی تھی ہر سال زہر ہلاہل تھا۔

مگر اے خدا کے شیرو! اے استقامت کے شہزادو تم نے اذیتوں کے یہ سارے پتھر اپنے پائے استقامت سے روند ڈالے۔ تم نے توحید کا پرچم سربلند کیا تو خدا نے قیامت تک تمہارے نام زندہ جاوید کر دیئے۔ آج قومیں تم پر فخر کرتی ہیں اور ابدالآباد تک کرتی رہیں گی۔

(صبر و استقامت کے شہزادے صفحہ 11-12)

ہماری زندگی اور ایجادات

سب جانتے ہیں کہ ایجادات اور دریافتیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وقوع پذیر ہوئیں۔ تاہم موجودہ صدی کے سائنس دانوں نے ہر چیز کی تیاری کے طریقوں اور کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے بہت سی نئی دریافتوں کا اضافہ کیا ہے۔ آج بھی سائنس دانوں اور ماہرین کے گروہ نئی ایجادات کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے علم اور خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ آج ہمیں اپنے اردگرد جتنی بھی ترقی نظر آتی ہے۔ وہ سب سائنس دانوں اور ماہرین کی کوششوں ہی کی بدولت ہے۔ پہلے مشکل سے مشکل اور سخت ترین کام انسان کو اپنے زور بازو سے کرنا پڑتا تھا لیکن اب مشینوں سے ہر قسم کا کام لیا جاتا ہے۔ اس طرح مشینوں کی بدولت ہم اپنے آباؤاجداد کی نسبت بہت سہل زندگی گزار رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ ایجادات اور دریافتوں کی بدولت پوری دنیا میں ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ انسانوں کو خوراک کے علاوہ زندگی کی دیگر ضروریات میسر آ رہی ہیں۔

(ایجادات اور دریافتیں صفحہ 14)

انٹرنیٹ کا پھیلاؤ

انٹرنیٹ اب ہماری زندگی کا بہت اہم حصہ بن چکا ہے۔ ان اعدادوشمار پر ایک نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ریڈیو کو لوگوں تک پہنچنے میں 38 سال لگے' ٹیلی ویژن نے بھی لوگوں تک رسائی حاصل کرنے میں 13 برس لئے۔ کمپیوٹر کو 16 سال لگے' مگر انٹرنیٹ صرف 4 سال میں ہی تقریباً 5 کروڑ لوگوں کو اپنی گرفت میں لے چکا ہے۔ 2000ء میں دنیا بھر سے 15 کروڑ سے زیادہ لوگ انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں۔ اور اب اندازہ ہے کہ 2005ء تک یہ تعداد ایک ارب سے تجاوز کر جائے گی۔ جو اس وقت عالمی آبادی کا ساتواں حصہ ہو گی۔

کریلے کی تاثیر

کریلے اور ان کے چھلکے شوگر کے مریضوں کیلئے بہت مفید ہیں۔ چھلکوں کو دھو کر نمک لگا کر رکھ دیں اور پھر نچوڑ کر پانی نکال دیں۔ تیل میں تل کر سالن کی طرح بغیر گوشت کے بھی بہت لذیذ بنتے ہیں۔ کریلے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ خون صاف ہوتا ہے۔ کریلے کا رس پینے سے پتھری صاف ہو جاتی ہے۔ جن کے چہرے پر کیل مہاسے ہوں ان کو کریلے ضرور کھانے چاہئیں کیونکہ یہ خون صاف کر کے جلد کو شفاف بناتے ہیں۔

طبعی جغرافیہ

ایک نظام شمسی بھی ہوتا ہے جس میں سورج اپنے گرد گھومتا ہے۔ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومتا ہے۔ لیکن چاند غریب کے گرد کچھ بھی نہیں گھومتا۔ ہمیں چاند سے ہمدردی ہے۔ سارے ستارے چمکتے ہیں اور سیارے سیر کرتے ہیں۔ ویسے نظام شمسی کے سارے ممبر صبح سے شام تک کچھ کام نہیں کرتے۔ ادھر ادھر آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں۔ افواہ ہے کہ ان کے گھومنے سے موسم بدلتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ جب خنکی بڑھ جائے تو سردی کا موسم آ جاتا ہے اور جب دھوپ ہو جائے گرمیاں آ جاتی ہیں۔ یہ طبعی جغرافیہ ہے۔

(شفیق الرحمان کی کتاب "پرواز" سے اقتباس)

غزل

ابھی کچھ اور کرشمے غزل کے دیکھتے ہیں
فراز اب ذرا لہجہ بدل کے دیکھتے ہیں

جدائیاں تو مقدر ہیں پھر بھی جانِ سفر
کچھ اور دُور ذرا ساتھ چل کے دیکھتے ہیں

رہِ وفا میں حریفِ خرام کوئی تو ہو
سو اپنے آپ سے آگے نکل کے دیکھتے ہیں

تُو سامنے ہے تو پھر کیوں یقیں نہیں آتا
یہ بار بار جو آنکھوں کو مَل کے دیکھتے ہیں

یہ کون لوگ ہیں موجود تیری محفل میں
جو لالچوں سے تجھے' مجھ کو جل کے دیکھتے ہیں

یہ قُرب کیا ہے کہ یکجاں ہوئے نہ دُور رہے
ہزار ایک ہی قالب میں ڈھل کے دیکھتے ہیں

نہ تجھ کو مات ہوئی ہے نہ مجھ کو مات ہوئی
سو اب کے دونوں ہی چالیں بدل کے دیکھتے ہیں

یہ کون ہے سرِ ساحل کہ ڈوبنے والے
سمندروں کی تہوں سے اچھل کے دیکھتے ہیں

ابھی تلک تو نہ کندن ہوئے نہ راکھ ہوئے
ہم اپنی آگ میں ہر روز جل کے دیکھتے ہیں

بہت دنوں سے نہیں ہے کچھ اس کی خیر خبر
چلو فراز کو' اے یار چل کے دیکھتے ہیں

(احمد فراز کے مجموعہ کلام
"خواب گل پریشاں ہے" سے انتخاب)

بلندیوں کا سفر

جنگی جہاز کے چھوٹے چھوٹے کیبن اور اوپر نیچے لگے ہوئے بستر یا بنک (BUNK) (جن کی چوڑائی مشکل سے دوفٹ کی ہو گی) پر یک دم اٹھ کر بیٹھنا خاصا مشکل کام تھا۔ کیونکہ جہاں کروٹ بدلنے کیلئے بمشکل جگہ مل سکتی ہے وہاں بیٹھنے کا تصور بھی محال ہو سکتا ہے بچپن میں چڑیا گھر میں بندروں کو پھرتی سے جھولوں پر چڑھتے اترتے دیکھتے تو معصوم ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا کہ یہ بندر اتنی پھرتی سے کیسے اترتے چڑھتے ہیں اور ہم اس طرح اوپر نیچے کیوں نہیں چڑھ اتر سکتے۔ پھر ٹارزن کی کہانیاں پڑھیں تو پتہ چلا صرف ٹارزن صاحب ہی درختوں پر سفر کر سکتے ہیں ہم نہیں۔ مگر اب جہاز پر آ کر پتہ چلا کہ کیا ہم کسی سے کم ہیں؟ چوتھی منزل پر واقع بنک (چوتھی منزل سے مراد بستروں کا اوپر نیچے کا کالم ہے) سے ایکشن اسٹیشن کے وقت پھرتی سے اترتے اور اکثر ڈیوٹی سے واپسی کے بعد بلندیوں کا یہ سفر اتنی ہی تیزی سے طے ہوتا تھا۔ سر پہلے اندر داخل ہوتا تھا اور پھر باقی دھڑ کچھ دیر کے بعد جمناسٹک کے کمالات اور ڈارون کے خوخیاتے آباؤاجداد کی نقل و حرکت کے طریقے ہمارے سروں کو قربت غیر کی مہک سے معطر تکیوں پر دراز کر دیتے۔ (یہ الگ بات ہے کہ ہم ڈارون سے نظریاتی اور اس کے آباؤاجداد سے حرکاتی اختلاف رکھتے ہیں)

(لیفٹیننٹ ارشد محمود کی کتاب "آٹھ بج گئے جناب" سے انتخاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلیٰ کامیابی

○ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) انتصار احمد مہار لکھتے ہیں خاکسار کے چھوٹے بیٹے واصل انتصار مہار نے امسال کیمبرج یونیورسٹی کے O Level کے امتحان منعقدہ جون 2000ء میں خدا کے فضل و کرم سے بے حد اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزم موصوف اپنے اسکول گیریژن اکیڈیمی کی طرف سے امتحان میں شامل ہوا۔ محض خدا کے فضل سے عزیزم موصوف نے تمام مضامین میں ایک ہی (attempt) میں A گریڈ حاصل کیا ہے۔ اسکول کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے۔ اسی طرح پوری یونیورسٹی کے امتحان میں بھی یہ ایک منفرد کامیابی ہے۔

اور اب عزیزم موصوف کو ایچسن کالج لاہور میں A Level میں داخلہ مل گیا ہے۔ عزیزم موصوف کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر دے۔ مزید کامیابیوں سے نوازے۔ اور جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری عامر اقبال صاحب ساکن نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کو مورخہ 8۔ اگست 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت "جاذب اقبال" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اقبال گورایا صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری طفیل احمد صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے خادم دین ہونے اور صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس نے مندرجہ ذیل پروگرامز کے لئے داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔

ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری) ایم اے ایجوکیشن (سیکنڈری)' ایم اے ایجوکیشن (اسلامک) ماسٹرز آف بزنس ایجوکیشن (MBE)' ماسٹرز آف سائنس ایجوکیشن (ایم ایس ایڈ) ماسٹرز آف ٹیکنالوجی ایجوکیشن (ایم ٹی ای)

فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 18۔ ستمبر 2000ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھیں جنگ 11 ستمبر 2000ء

(نظارت تعلیم)

حضور انور کی ایک خواہش

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے کچھ عرصہ قبل اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اہل ربوہ اپنے گھروں میں کم از کم تین پھل دار پودے (کینو' امرود' تیسرا کوئی بھی اپنی مرضی سے) لگائیں۔

اس مبارک خواہش کے پورا کرنے کے لئے گلشن احمد نرسری سے کینو' امرود' مالٹا شکری' مسمی' شہتوت کے علاوہ مختلف قسم کے پھلدار پودے ارزاں قیمت پر خرید کر اپنے گھروں میں لگائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

سانحہ ارتحال

○ مکرم جاوید اقبال صاحب (ٹی وی سنٹر) دارالعلوم غربی (ب) ربوہ کی والدہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب مورخہ 5-6-2000ء کو 7 سال کی طویل بیماری کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 6-9-2000 کو بعد نماز فجر بیت السلام دارالعلوم غربی (ب) کے سامنے مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ مرحومہ مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب (شہزاد پلاسٹک ورکس) اور مکرم ریاض احمد صاحب کی والدہ اور مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب مربی سلسلہ متخصص حدیث کی دادی جان تھیں۔ مرحومہ بہت نیک اور ملنسار تھیں اور دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم کلیم اللہ علوی صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم محمود احمد علوی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد بشیر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 26-8-2000 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "علیم احمد" عطا فرمایا ہے اور نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود مکرم چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش و گوٹھ عطا محمد کا پوتا اور چوہدری فیض احمد فیض صاحب کاہلوں کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

نہ جانے مشرف ناراض کیوں ہیں

بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ نے کہا ہے کہ فوجی حکومتوں کے بارے میں میرے کمنٹس پر نہ جانے جنرل مشرف اتنے ناراض کیوں ہیں۔ میں نے اپنی تقریر میں پاکستان کا نام نہیں لیا تھا۔ پاکستان کے ردعمل سے پریشان ہوں۔ دونوں ملکوں کے تعلقات متاثر نہیں ہونگے جو کچھ کہا جمہوریت اور عوام کی خاطر کہا۔ بندوق کے زور پر جمہوری حکومت سے اقتدار چھیننا قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ڈھاکہ پہنچ کر ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ ہم ماضی کی زیادتیوں کو نہیں بھول سکتے۔ پاکستان 1971ء کے مظالم پر معافی مانگے۔ ہم نے راتیں خوف و ہراس میں کاٹیں۔ میرا بچہ قید خانے میں پیدا ہوا۔ یہ جھوٹ ہے کہ ہم نے حمودالرحمان رپورٹ نہیں مانگی۔ انہوں نے کہا کہ میں ہر غیر جمہوری حکومت کی مذمت کروں گی۔ پاکستان کے چیف ایگزیکٹو شیر پر سوار ہیں انہیں علم نہیں کہ یہ انہیں کہاں پہنچا دے گا۔ انہوں نے کہ کہ ہم بھارت کے ساتھ ضم نہیں ہونگے۔

مسئلہ کشمیر دو طرفہ معاملہ ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر دو طرفہ معاملہ ہے۔ براہ راست مداخلت اسمیں بگاڑ پیدا کر دے گی۔ پاکستان اور بھارت کو مذاکرات کی میز پر لانے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔

حزب المجاہدین الیکشن لڑے گی

حزب المجاہدین نے مقبوضہ کشمیر میں الیکشن لڑنے کا اشارہ دے دیا ہے۔ حزب کے سپریم کمانڈر ملاح الدین کے حوالے سے بھارتی ٹی وی نے رپورٹ دی ہے کہ دو ماہ تک جنگ بندی نہیں کریں گے حزب المجاہدین بھارتی آئین کے اندر رہ کر مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنے کو تیار نہیں۔

کارگل میں بھارتی ناکامی کے ذمہ دار

ایک بھارتی کرنل نے فوج کی اعلیٰ کمان کے خلاف دہلی میں ہائی کورٹ میں کارگل میں ناکامی کے خلاف رٹ دائر کر دی ہے اس میں انہوں نے کہا کہ کارگل میں ناکامی کی ذمہ داری جونیئر افسروں پر ڈالی جا رہی ہے اور ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ جبکہ ناکامی کے ذمہ دار بھارتی فوج کے اعلیٰ افسر ہیں جو ائرکنڈیشن کمروں میں بیٹھ کر احکام جاری کرتے رہے بعض اور بھارتی افسر بھی ایسی ہی رٹ درخواستیں دائر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مجاہدین نے پل اڑا دیا

بھارتی افواج اور مجاہدین کے درمیان تازہ جھڑپوں میں نصف درجن سے زیادہ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق ضلع بارہ مولا کے علاقے بانڈی پورہ میں مجاہدین نے محاصرہ کے دوران ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے دو فوجیوں کو ہلاک اور تین کو زخمی کر دیا اور فوج کا گھیرا توڑ کر نکل گئے۔ بانڈی پورہ کے ایک جنگل میں فوج اور مجاہدین کے درمیان ایک جھڑپ میں چار مجاہدین شہید ہو گئے۔ جھڑپ کے دوران اگرچہ کئی فوجی بھی ہلاک ہوئے تاہم فوجی ذرائع نے اس کی تصدیق نہیں کی۔

کانگو میں شدید لڑائی

کانگو میں باغیوں نے فوج سے 36 گھنٹوں کی طویل لڑائی کے بعد شمال مغربی صوبے پر قبضہ کر لیا ہے۔ لڑائی میں درجنوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کانگو میں لبریشن فرنٹ کے لیڈر اولیور کامیتاؤ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ باغیوں نے ڈنگوبر نامی صوبے پر قبضہ کرنے کے بعد سرکاری فوج کو دارالحکومت کنشاسا سے شمال مشرق میں 435 کلومیٹر دور امامیز کی طرف سے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

چیچن مجاہدین کے حملے

چیچن مجاہدین نے ایک حملے میں روسی جنرل زخمی کر دیا۔ روسی وزارت داخلہ نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میجر جنرل اناطولی کی جیپ پر حملہ کیا گیا۔ اس اچانک کارروائی میں اناطولی کا ڈرائیور بھی زخمی ہوا۔ دفاعی ذرائع نے کہا کہ دوسرے واقعات میں مجاہدین نے خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کر کے چھ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

عراق کا انکار

عراق نے اقتصادی پابندیوں کے عوام پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لینے والے ماہرین کے گروپ کو داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سلامتی کونسل کو ایک رپورٹ میں کوفی عنان نے کہا کہ وہ تیل کے بدلے خوراک پروگرام میں بہتری کیلئے ایک دوسرا گروپ بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ پابندیوں کے اثرات کو کم کیا جا سکے تاہم سیاسی ذرائع کا کہنا ہے کہ عراق اس کی بھی اجازت نہیں دے گا۔ ذرائع نے کہا ہے کہ یہ ماہرین اسلحہ انسپکٹر نہیں ہیں ان ماہرین کو اجازت دینا خود عراق کے مفاد میں ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

8-10 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-40 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت۔
10-20 p.m. اردو کلاس نمبر435
11-20 p.m. لقاء مع العرب نمبر439

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 13 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 14۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-18
جمعہ 15۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-28
جمعہ 15۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-50

پاکستانی پوسٹ پر قبضہ کی کوشش ناکام

بانڈو سیکٹر میں پاکستانی پوسٹ پر قبضہ کی بھارتی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ میجر سمیت 15 فوجی مارے گئے۔ بھارتی فوج نے گزشتہ روز علی الصبح پاک فوج کی بہادر ون پوسٹ پر بڑا حملہ کر دیا۔ توپخانے اور مارٹرگنوں کا استعمال کیا گیا۔ پاک فوج نے حملہ پسپا کر دیا۔ کئی بھارتی بنکر اور اسلحہ ڈپو تباہ کر دیئے گئے۔ کیل، چھمب، لیپا، کیرن، کرناہ، اوڑی، کیل کوٹ، سعید پورہ، پلان والا اور حاجی پیر سیکٹروں پر بھی بھارتی گولہ باری جاری رہی۔ کیل میں بھارتی مرہٹہ اور سکھ لائی رجمنٹ کے دو فوجی ہلاک ہو گئے۔ کنٹرول لائن کے قریبی علاقوں میں تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ لوگ حفاظتی مورچوں میں محصور ہو گئے بھارت کے کئی بنکر اور اسلحہ کے ذخیرے تباہ ہو گئے۔

ایک اور بھارتی کیمپ اڑا دیا گیا

جمیعت مجاہدین کے ابوبکر اور لشکر طیبہ کے ابوطلحہ نے رات کے دو بجے بھارتی فوج کے ایک کیمپ میں داخل ہو کر قیامت بپا کر دی۔ متعدد بھارتیوں کو سنبھلنے سے پہلے موت کی نیند سلا دیا۔ 10 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ بیسیوں زخمی ہو گئے۔ دونوں مجاہدین بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ گھنٹوں کی لڑائی میں کیمپ کے آس پاس کی سات عمارتیں بھی جل گئیں۔ ہیلی کاپٹر زخمیوں کو سری نگر منتقل کرتے رہے۔

نئی دہلی کو 5 منٹ میں

ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ بھارت کی ایٹمی جارحیت کے جواب میں نئی دہلی کو 5 منٹ میں صفحہ ہستی سے مٹا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کوئی شیخی نہیں مار رہا۔ یقین سے کہتا ہوں کہ بھارت نے جارحیت کی تو اس کے ہر شہر کو تین تین مرتبہ غائب کر دیا جائے گا۔ گذشتہ تین سال کے دوران ہماری ایٹمی صلاحیت میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔ اسی لئے جنرل مشرف نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں جرات اور بہادری سے پاکستان کا موقف پیش کیا۔ نواز شریف نے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا۔

حکومت اور حبکو میں معاہدہ طے پا گیا

حکومت پاکستان اور بجلی پیدا کرنے والی ملٹی نیشنل کمپنی کے درمیان طویل مقدمہ بازی کے بعد بالآخر نرخوں کے سوال پر معاہدہ طے پا گیا ہے۔ امید ہے کہ جنرل مشرف وطن واپسی پر اس معاہدہ کا اعلان کریں گے۔ معاہدے سے پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہوگا۔ معاہدہ جنرل صاحب کی ذاتی کوششوں سے طے پایا۔

مشرف کی پاکستانی پریس پر تنقید

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے نیویارک میں پاکستانی صحافت پر زبردست تنقید کی انہوں نے کہا کہ میں پاکستانی پریس سے مایوس ہوں۔ پیسے لے کر خبریں اور مضامین چھاپے جاتے ہیں۔ لفافہ جرنلزم کا رواج ہو چکا ہے۔ ہمارا پریس کئی دفعہ ملکی مفاد کے خلاف خبریں چھاپ دیتا ہے ہیڈلائنیں لگا دیتا ہے بھارتی پریس ایسا نہیں کرتا۔ جنرل مشرف نے کہا کہ پیسے لیکر مضامین اور خبریں چھاپنے کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ ایسے مضامین لکھے جاتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یا تو لکھنے والا بے وقوف ہے یا اس کے پیچھے کچھ اور عوامل ہیں۔

نام لئے بغیر بھٹو کو ذمہ دار قرار دیا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے سقوط ڈھاکہ کی ذمہ داری نام لئے بغیر ذوالفقار علی بھٹو پر عائد کر دی۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ کا ذمہ دار وہی ہے جس نے حمود کمشن رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا۔ رپورٹ جاری کرنے کا مقصد شیطانی ہے۔ نیویارک میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے پاس جادو کی چھڑی نہیں۔ حالات درست کرنے میں تو 30 سال بھی لگ سکتے ہیں جو عوام نہیں چاہیں گے۔

ٹھوس شواہد نہیں دے سکے

طیارہ کیس میں سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سعید احمد اشہد نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی منصوبہ بندی کا کوئی ثبوت نہیں۔ نواز شریف کے وکیل ٹھوس شواہد نہیں دے سکے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ فوجیوں نے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھا لئے تھے یہ کتنا غلط ہے کہ بغاوت سے خونریزی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ تو اچھا ہوا کہ فوجیوں نے ایک دوسرے پر فائرنگ نہیں کی ورنہ ملک میں آگ لگ جاتی تمیزالدین کیس میں غلط فیصلہ دیکر عدالت نے مارشل لاء کی راہ ہموار کی اب ایسا فیصلہ دیں کہ آئندہ مارشل لاء نہ آسکے۔

پاک فضائیہ کا طیارہ تباہ

پاک فضائیہ کا ایک لڑاکا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا پائلٹ محفوظ رہا۔ یہ طیارہ پی اے ایف مسرور کے شمال میں گر کر تباہ ہو گیا۔

500 کے خلاف مقدمہ

پیپلز پارٹی کنونشن میں حکومت کے خلاف تقاریر کے الزام میں پارٹی کے 500-افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ 16 ایم پی او کے تحت دائر کیا گیا ہے۔

اگر حمود الرحمان رپورٹ شائع ہو جاتی

تحریک استقلال کے سربراہ ائر مارشل (ر) محمد اصغر خان نے کہا ہے کہ اگر حمود الرحمان رپورٹ شائع ہو جاتی تو سیاست میں فوج کی افادیت کا پول کھل جاتا۔ رپورٹ شائع نہ کرنے کا یہی جواز تھا کہ یحیٰ دور کے جرنیلوں کی نااہلی حماقتوں اور ناقص سیاسی قیادت کو عوام سے چھپایا جائے۔

چوہدری برادران کا انحصار

مسلم لیگ پنجاب کے صدر سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا ہے کہ چوہدری برادران شہباز شریف پر نہیں کسی اور پر انحصار کر رہے ہیں۔ نواز شریف کو تاحیات صدر نہیں بنایا گیا۔ لیکن وہ آئندہ الیکشن تک صدر رہیں گے۔

45 سالہ ریسرچ۔ ہومیو علاج کے
6 نئے طریقے بذریعہ ڈاک سکیمیں
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 دارالعلوم شرقی ربوہ 212694

زرعی رقبہ برائے فروخت
108 ایکڑ ٹیوب ویل۔ نہری پانی بر لب پختہ سڑک
برائے رابطہ 211248 ,212876 - 04524

مکان برائے فروخت گولبازار
مکان بر قبہ 10 مرلہ کمرشل پلاٹ۔ ٹیلی فون، گیس، پانی اور بجلی کی سہولت موجود ہے۔ رابطہ: خواجہ عطاء النور احمد
3/14 دارالصدر جنوبی گولبازار ربوہ۔ فون 213206

6 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ ائر کنڈیشنر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ۔ انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

اللہ شافی — اللہ شافی
بے اولاد حضرات کیلئے جدید ترین مؤثر علاج
اگر شادی کے کافی عرصہ گزرنے اور کئی قسم کے علاج کروانے کے باوجود آپ ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور جرمنی و فرانس کے جدید ترین مؤثر ادویات سے تیار کردہ کامیاب علاج کروانے کے خواہش مند ہیں تو بذریعہ ڈاک مختصر حالات بمع جوابی لفافہ ارسال کریں
عزیز ہومیو پیتھک
کلینک اینڈ سٹور۔ گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399

National College for Computer Studies
Now one step forward......
- Diploma in Information Technology / PGD (1 Year)
- Diploma in E-Commerce / PGD (1 Year)
- Oracle & Developer 2000 (3 Months)
- E-Commerce (6 Months)
- Complete Office Automation (4 Months)
- Graphics Designing (4 Months)
- Web Designing + Internet Development (3 Months)
- Network Administration (4 Months)

Note: Coaching for ICS students is also available. Both Males & Females are equally encouraged in our all IT Courses for Morning, Evening & Night Classes.
E-mail: angels@brain.net.pk
23-Shakoor Park, Rabwah. Ph: 04524-212034

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61